5 بیرونی شعبہ

پہلی مشکل سہ ماہی کے بعد م س 15ء کی دوسری سہ ماہی پاکستان کے بیرونی شعبے کے لیے کافی آسان تھی (**جدول 5.1**)۔ ایک طرف تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی نے ملک کا درآمدی بل کم کردیا اور دوسری طرف آئی ایم ایف کی جانب سے ای ایف ایف کے تحت پانچویں کامیاب جائزے کے بعد رقوم موصول ہوئیں۔ اس دوران حکومت بین الاقوامی بازار میں صکوک کے اجرا کے ذریعے ایک ارب ڈالر حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔

جدول 5.1: بیرونی شعبے کے اظہاریے

ملین امریکی ڈالر، پاکستانی روپے کا رجحان فیصد میں (-/+ قدر میں اضافہ / کمی)

	پہلی سہ ماہی		دوسری سہ ماہی		پہلی ششماہی	
	م س 14ء	**م س 15ء**	**م س 14ء**	**م س 15ء**	**م س 14ء**	**م س 15ء**
پاکستانی روپے کا رجحان	-6.0	-3.7	0.7	2.1	-5.4	-1.7
اسٹیٹ بینک کے ذخائر (تبدیلی)	-1,315	-154	-1,214	1,570	-2,529	1,416
مجموعی ذخائر						
(تبدیلی)	-1,203	-630	-1,503	1,757	-2,706	1,127
جاری حسابات کا توازن	-1,315	-1,647	-688	-770	-2,003	-2,417
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	240	153	206	371	446	524
آئی ایم ایف کے قرضے، خالص	-308	36	-583	718	-891	754
دیگر قرضے خالص	-110	455	33	37	-77	492

ماخذ: بینک دولت پاکستان

نتیجتاً اس سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 2.1 فیصد اضافہ ہوا اور ملک کے زرِ مبادلہ کے ذخائر آخر دسمبر 2014ء تک 15 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔[1] زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر تین ماہ کی درآمد کے مساوی تھے (**شکل 5.1**) اور یہ صورتِ حال ستمبر 2012ء کے بعد پہلی بار پیدا ہوئی۔[2] نتیجے کے طور پر خالص بین الاقوامی ذخائر کا آخر دسمبر کا آئی ایم ایف کا ہدف کامیابی سے پورا ہوگیا (**سیکشن 5.5**)۔[3]

تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی اہم ترین پیش رفت ہے جس سے ملک کے توازن ادائیگی کا منظر نامہ بہتر ہوگیا ہے۔[4] اس کمی سے پاکستان کا

1 پاکستانی روپے کی قدر میں یہ اضافہ اسٹیٹ بینک کی طرف سے زرِمبادلہ کے لیے بین البینک منڈی سے ڈالر کی خالص خریداری کے باوجود ہوا، اور اس سے بازارِ مبادلہ میں مثبت احساسات کی عکاسی ہوتی ہے۔ م س 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 4.5 فیصد اضافہ ہوا۔

2 زرِمبادلہ کی موزونیت کا بین الاقوامی معیار تین ماہ کی درآمدات کے لیے کافی ہونا ہے۔ شکل 5.1 اشیا کی درآمد کے مہینوں کی وہ تعداد ظاہر کرتی ہے جن کا احاطہ اسٹیٹ بینک کے دستیاب سیال خام ذخائر کرسکتے ہیں۔

3 آئی ایم ایف کی تشریح کے مطابق خالص بین الاقوامی ذخائر (NIR) دراصل بین الاقوامی ذخائر کے خام اثاثوں اور ذخائر سے متعلق واجبات کے درمیان وہ فرق ہے جو ڈالر میں ظاہر کیا جائے، اسے پروگرام ایکس چینج کی شرحوں پر معلوم کیا جاتا ہے۔

4 م س 15ء کے آغاز سے سعودی عربین لائٹ کی قیمت 60 فیصد سے زائد گر چکی ہے۔

شکل 5.1: اسٹیٹ بینک کے ذخائر، مہینوں میں درآمد کے لحاظ سے

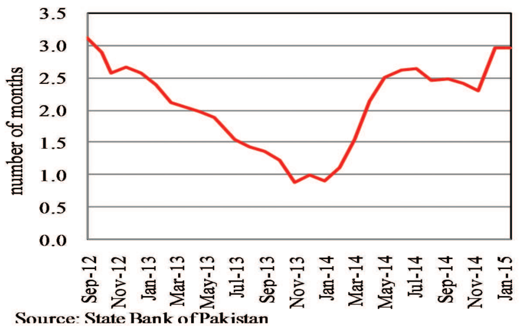

Source: State Bank of Pakistan

درآمدی بل تقریباً 1.3 ارب ڈالر کم ہوا[5] اور اگر قیمتیں اسی سطح پر رہیں جہاں وہ ہیں (جو متوقع ہے) تو پاکستان مارچ تا جون 2015ء میں مزید 2.5 ارب ڈالر بچا سکتا ہے۔[6] آئندہ خدمات کے کھاتے کو کرائے بھاڑے کے کم اخراجات سے فائدہ ہونا چاہیے۔ مزید یہ کہ اس کھاتے کو م س 15ء میں اب تک 1.5 ارب ڈالر کے اتحادی سپورٹ فنڈ سے بھی فائدہ ہوا ہے۔ خوشخبری یہ ہے کہ تیل کی قیمت گرنے کے باوجود خلیج تعاون کونسل ابھی تک انفرااسٹرکچر پر خرچ کر رہی ہے اور اس خطے سے پاکستان میں ترسیلاتِ زر کی آمد کے حوالے سے فی الحال کوئی تشویش نہیں۔ جب زرِ مبادلہ کے تحفظ میں بتدریج بہتری آئے گی تو آئندہ آئی ایم ایف کے جائزوں کے بھی آسان ہونے کی توقع ہے جس سے جون سے قبل مزید 1.1 ارب ڈالر آئیں گے۔[7] کثیر فریقی اور دوطرفہ ذرائع سے 2.6 ارب ڈالر کی (مجموعی) رقوم بھی متوقع ہیں اور امکان ہے کہ ایچ بی ایل کے حصص کی فروخت سے مزید 764 ملین ڈالر حاصل ہوں گے (**سیکشن 5.2**)۔

وسط مدت کے لیے مسائل برقرار ہیں چاہے یہ فرض کرلیا جائے کہ تیل کی قیمتیں پست ہی رہیں گی۔ اصل چیلنج یورو خطے کی مسلسل کمزوری ہے جو پاکستان کی برآمدی منڈی کے ایک چوتھائی سے زائد پر مشتمل ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ یہی خطہ تھا جس نے حال ہی میں جی ایس پی پلس حیثیت دے کر پاکستان کی برآمدات کو بڑھا دیا تھا۔ لیکن یورپ معاشی جمود، گرتی ہوئی گرانی اور ارزانی (deflation) کے خدشات سے دوچار ہے۔ یورپی مرکزی بینک کی پالیسی کی زنبیل میں زیادہ کچھ نہیں بچا ہے اور سب نظریں اس پر لگی ہیں کہ مقداری نرمی (QE) پر صدر ڈریگی کی اندھی چال کے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔[8] دوسری اہم منڈی یعنی امریکہ خوب پھل پھول رہی ہے۔ تاہم ٹرانس پیسفک پارٹنرشپ پر کامیاب مذاکرات کے بعد پاکستان کے امکانات بہت حوصلہ افزا نہیں۔[9] سادہ الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس معاہدے سے ویت نام جیسے اہم حریفوں کو صفر ٹیرف پر ملبوسات اور چپل جوتے امریکہ برآمد کرنے کا موقع ملے گا۔ پاکستانی برآمد کنندگان مصنوعی ریشے کی ٹیکسٹائل پر

5 جولائی تا فروری م س 15ء میں پیٹرولیم کے درآمدی اخراجات 1.8 ارب ڈالر گر گئے ہیں۔ اس میں سے، قیمت کا منفی اثر 1.3 ارب ڈالر اور مقدار کا منفی اثر 435 ملین ڈالر رہا۔

6 اگر پاکستان مارچ تا جون 2015ء کے دوران اتنی ہی پیٹرولیم مصنوعات درآمد کرے جتنی اس نے گذشتہ سال اس عرصہ میں درآمد کی تھی تو فروری میں ادا کی گئی اوسط اکائی قیمت (یعنی 400 ڈالر فی میٹرک ٹن) کا اطلاق کرنے سے اپنی درآمدات پر (سال بسال) مزید 2.5 ارب ڈالر تک بچا سکتا ہے۔ تاہم یہ دیکھنا ابھی باقی ہے کہ تیل کے کم نرخوں کا اس کے استعمال پر کتنا اثر واقع ہوگا۔ بحیثیت مجموعی فروری 2015ء میں پیٹرولیم کا درآمدی بل گذشتہ ماہ کے مقابلے میں 116.5 ملین ڈالر کم رہا، جبکہ فروری 2014ء کے مقابلے میں 541.6 ملین ڈالر کم رہا۔

7 چھٹا جائزہ فروری میں کامیابی سے مکمل ہوا، اور مارچ میں بورڈ کی منظوری سے 498.3 ملین ڈالر ادا کر دیے گئے۔

8 یورپی مرکزی بینک کے اثاثوں کی خریداری کے پروگرام (کم از کم 1.1 ٹریلین یورو) کے ناقدین کا خیال ہے کہ مقداری نرمی (QE) یورپی یونین میں بلند گرانی اور حد سے زیادہ ریاستی قرضوں کا باعث بنے گی جو فائدے سے بڑھ کر نقصان کی صورت ہے۔ اس پروگرام کے بڑے ناقدین میں سے ایک بندس بینک کے جینز وائیڈ مین ہیں جنہوں نے ای سی بی کی گورننگ کونسل میں اس اقدام کے خلاف ووٹ دیا تھا۔

9 بین البحر الکاہل شراکت (ٹی پی پی) ضوابط اور سرمایہ کاری کا ایک مجوزہ علاقائی معاہدہ ہے۔ ایشیا اور بحرالکاہل کے اب تک بارہ ملکوں نے اس معاہدے پر گفت و شنید میں حصہ لیا ہے جو آسٹریلیا، برونائی، کینیڈا، چلی، جاپان، ملائشیا، میکسیکو، نیوزی لینڈ، پیرو، سنگاپور، امریکہ اور ویت نام ہیں۔

کم توجہ دینے کے باعث اس منڈی میں پہلے ہی پسپا ہو رہے ہیں۔

ایک اور مسئلے کا تعلق خلیج سے ہے۔ اب تک یوں معلوم ہوتا ہے کہ خلیج تعاون کونسل کی حکومتوں کو دستیاب ریاستی رقوم کی بنا پر ان کے اخراجات کے منصوبوں پر تیل کی قیمتوں کا اثر نہیں پڑا ہے۔ تاہم یہ صورتِ حال بہت طویل عرصہ نہیں چل سکتی۔ اگر تیل کی قیمتیں بحال نہ ہوئیں تو ان ذخائر میں مسلسل کمی ان حکومتوں کے مالیاتی اخراجات پر ضرب لگانا شروع کردے گی۔ پاکستان کی ترسیلاتِ زر کی نمو تیل کی پست قیمتوں سے غیر معینہ مدت تک محفوظ نہیں رہ سکتی۔ آئندہ چند برس بعد زرِمبادلہ کے قرضوں کی ادائیگی کا گمبھیر مسئلہ درپیش ہوگا : نو تشکیل شدہ پیرس کلب کی قسطیں م س 17ء سے شروع ہوجائیں گی، اس کے ایک سال بعد ای ایف ایف کی واپسی کی پہلی قسط واجب الادا ہوجائے گی۔ ان قرضوں کی واپسی کے لیے زرِمبادلہ کی آمدنی بھی اسی تناسب سے آنی چاہیے ورنہ ملک کے زرِمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا اندیشہ ہے۔

اس تناظر میں ہمیں تیل کی قیمت میں کمی کو وقتی مہلت سمجھنا چاہیے جسے استعمال کرکے پاکستان کو اپنے توازن ادائیگی کے پرانے عدم توازن کو دور کرنا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ تیل کی کم قیمتوں کو ملک میں صارفی اشیا درآمد کرنے کا موقع تصور نہ کیا جائے بلکہ حکومت کو اُن خطوط پر سوچنا چاہیے جو تیل برآمد کرنے والے ملکوں نے تیل کی بلند قیمتوں کے زمانے میں کیا تھا یعنی ذخائر پیدا کرنا۔ اس تناظر میں پرتعیش اشیا کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی لگانے کا حالیہ حکومتی فیصلہ درآمدات کو محدود کرنے میں معاون ہوسکتا ہے۔ مزید اقدامات درکار ہیں۔ ملکی منڈی میں اشیا کی اسمگلنگ کی بیخ کنی کی شدید ضرورت ہے۔ نیز دوسرے ملکوں کے ساتھ بیرونی تجارتی معاہدے کرنے میں پاکستان کو بہت محتاط ہونا چاہیے : نئے تجارتی معاہدے سوچ سمجھ کر کیے جائیں اور موجودہ معاہدوں کا کڑا جائزہ لیا جائے۔ کم سے کم ٹیرف پر تجارتی شراکت داروں پر پست ٹیکنالوجی کی مصنوعات (جیسے ہلکی انجینیئرنگ اشیا، معمولی تکنیکی الیکٹرانکس، ربڑ اور پلاسٹک کی چیزیں وغیرہ) کے لیے اپنی مارکیٹ کھول دینے کے بجائے پاکستان کو اپنی مقامی صنعت کو ترغیب دینی چاہیے کہ ان درآمدات کا متبادل تیار کرے۔

آخری بات یہ کہ برآمدات میں اضافہ لازمی ہے۔ ہماری برآمدی صلاحیت کے پوری طرح بروئے کار آنے میں ساختی عوامل کی صورت میں جو رکاوٹیں حائل ہیں انہیں دور کرنے کی ضرورت ہے : ملک کے وسائل کا ازسرِنو جائزہ لیا جائے، صنعت کے حوالے سے بصیرت پیدا کی جائے، کامیاب شعبوں پر زیادہ توجہ دی جائے، انہیں آگے لے جانے کی حکمتِ عملی تیار کی جائے، اور پھر اس کی پابندی کی جائے۔ اس کے علاوہ نچلی سطح پر مصنوعات کو متنوع بنانے، مارکیٹوں میں تنوع لانے، اور رسدی زنجیر کی درستی کی کوششیں مطلوب ہیں۔ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے جب صنعتی، تجارتی، مالی اور تعلیمی محاذوں پر پالیسیاں مربوط ہوں۔ اگر ٹیکنالوجی کی منتقلی، تحقیق و ترقی، اور پیداواریت جیسے کلیدی پیمانوں کو نظرانداز کیا جاتا رہا تو پاکستان عالمی برآمدی منڈی میں اپنا کردار ادا کرنے سے معذور ہی رہے گا۔

5.1 جاری کھاتہ

م س 15ء کی پہلی ششماہی میں جاری حسابات کا خسارہ 2.4 ارب ڈالر رہا جو گذشتہ سال کے اسی عرصہ سے 20.7 فیصد زائد ہے (**جدول 5.2**)۔[10]

10 بعد کے مہینوں میں صورتحال خاصی بدل چکی ہے۔ جنوری 2015ء میں جاری کھاتے کا خسارہ معمولی یعنی 74 ملین ڈالر رہا، اور فروری 2015ء میں 877 ملین ڈالر کی بھاری فاضل رقم حاصل ہوئی۔ نتیجتاً جولائی تا فروری م س 15ء جاری کھاتے کا خسارہ صرف 1.6 ارب ڈالر رہے، جبکہ جولائی تا فروری م س 14ء یہ 2.5 ارب ڈالر رہا تھا۔

یہ ابتری پہلی سہ ماہی میں زیادہ نمایاں رہی: دوسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی آمد کو منہا کر کے بھی دیکھا جائے تو جاری حسابات کا خسارہ خاصا کم رہا۔[11] اس بہتری کی بنیادی وجہ محدود تجارتی خسارہ ہے کیونکہ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی ادائیگیاں کم نرخوں کے سبب تیزی سے گریں۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ دسمبر میں جاری حسابات میں 79 ملین ڈالر کی فاضل رقم آئی۔

م س 15ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کا توازن گذشتہ سال سے بہتر رہا، جس کی بنیادی وجہ پہلی سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی بلند آمد ہے۔ دوسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی قسط ملنے میں تاخیر ہوئی اور فروری 2015ء میں رقم وصول ہوئی۔[12] اس کھاتے کو سال کی دوسری ششماہی میں کم باربرداری اخراجات سے بھی کچھ سہارا ملنا چاہیے کیونکہ بظاہر شپنگ کمپنیوں نے سستے تیل کا فائدہ اپنے صارفین کو پہنچانا شروع کر دیا ہے۔[13]

جدول 5.2: جاری حسابات

ملین امریکی ڈالر

	پہلی سہ ماہی			دوسری سہ ماہی			پہلی ششماہی		
	م س14ء	م س15ء	نمو	م س14ء	م س15ء	نمو	م س14ء	م س15ء	نمو
جاری حسابات	**-1,315**	**-1,647**	**25.2**	**-688**	**-770**	**11.9**	**-2,003**	**-2,417**	**20.7**
الف۔ تجارتی کھاتہ	-4,384	-6,022	37.4	-4,266	-3,805	-10.8	-8,650	-9,827	13.6
برآمدی وصولیاں	6,257	5,960	-4.7	6,210	6,227	0.3	12,467	12,187	-2.2
سوتی دھاگہ	561	445	-20.7	565	429	-24.1	1,127	874	-22.4
دیگر ٹیکسٹائلز	2,902	3,020	4.1	2,850	2,905	1.9	5,752	5,926	3.0
غیر ٹیکسٹائلز	2,794	2,496	-10.7	2,795	2,899	4.7	5,589	5,388	-3.0
درآمدی ادائیگیاں	10,641	11,982	12.6	10,476	10,032	-4.2	21,117	22,014	4.2
پیٹرولیم مصنوعات	3,948	4,476	13.4	3,803	3,112	-18.2	7,751	7,588	-2.1
غیر پیٹرولیم مصنوعات	6,688	7,506	12.2	6,670	6,860	2.8	13,358	14,426	7.5
دھات	713	832	16.8	595	773	30.0	1,307	1,606	22.8
مشینری	1,291	1,358	5.2	1,256	1,341	6.8	2,546	2,698	6.0
ب۔ خدمات	-906	-505	-44.3	-601	-799	32.9	-1,508	-1,304	-13.5
اتحادی سپورٹ فنڈ	0	735	100.0	322	0	-100.0	322	735	128.3
ج۔ بنیادی آمدنی	-822	-812	-1.2	-1,184	-1,480	257	-2,006	-2,292	14.3
منافع کی واپسی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	-537	-530	-1.3	-795	-1,027	29.2	-1,332	-1,557	16.9
سود	-181	-187	3.3	-244	-177	-27.5	-425	-364	-14.4
د۔ ثانوی آمدنی	4,798	5,692	18.6	5,363	5,3134	-0.9	10,161	11,006	8.3
ترسیلاتِ زر	3,929	4,695	19.5	3,863	4,287	11	7,792	8,982	15.3
جاری کھاتہ (منہا اتحادی سپورٹ فنڈ)	-1,315	-2,382	81.1	-1,010	-770	-23.8	-2,325	-3,152	35.6

ماخذ: بینک دولت پاکستان

11 اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت م س14ء کی دوسری سہ ماہی میں 322 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ م س15ء کی دوسری سہ ماہی میں ایسی کوئی رقم نہیں ملی۔

12 آئی ایم ایف کے تخمینوں کے مطابق م س15ء کی دوسری، تیسری اور چوتھی ہر سہ ماہی میں 240 ملین ڈالر متوقع تھے۔ دوسری سہ ماہی میں کوئی رقم نہ آئی (اس کے برعکس م س14ء کی دوسری سہ ماہی میں 322 ملین ڈالر آئے تھے) البتہ فروری 2015ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 717 ملین ڈالر ملے۔

13 ملک کے خدمات کے خسارے میں باربرداری کا حصہ تقریباً 95 فیصد ہے، اور بقیہ تیل کے نرخوں اور درآمدی مالیت پر بھاری انحصار کرتا ہے۔

جاری حسابات کے معاملے میں کارکنوں کی ترسیلات گذشتہ چند برسوں کے دوران اہم نجات دہندہ ثابت ہوئی ہیں اور لگ بھگ 90 فیصد تجارتی خسارہ ان ہی سے پورا ہوا ہے۔ اس سال ترسیلات مزید بڑھیں اور جولائی تا دسمبر 2014ء کے دوران سال بسال مزید 15.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پورے سال کی نمو کا ہدف 5.7 فیصد تھا۔[14] بیشتر اضافہ خلیج تعاون کونسل کے ملکوں خصوصاً سعودی عرب اور عرب امارات سے ہوا جو سرکاری انفراسٹرکچر پر بھاری اخراجات کررہے ہیں۔[15] چونکہ ان ملکوں نے گذشتہ چند برسوں کے دوران اپنے زرِمبادلہ کے بھاری ذخائر جمع کر لیے ہیں اس لیے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیل کے نرخوں میں حالیہ کمی سے خطے میں سرکاری اخراجات کچھ عرصہ متاثر نہیں ہوں گے **(شکل 5.2)**۔[16] دریں اثنا پاکستان میں حکومت نے منی لانڈرنگ کے خلاف قوانین مزید سخت کر دیے ہیں جس سے مزید رقوم رسمی ذرائع سے پاکستان لانے میں مدد ملے گی۔

5.2 سرمایہ اور مالی کھاتہ

مالی کھاتے نے م س 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سست سرگرمی کے بعد دوسری سہ ماہی میں کچھ بہتری دکھائی۔ اس بہتری میں عالمی منڈی میں ریاستی صکوک کے اجرا، پاکستان کے ٹیلی مواصلات شعبے میں نیٹ ورک کی اپ گریڈیشن کی غرض سے چین کی سرمایہ کاری،[17] اور بین

شکل 5.2: خلیج تعاون کونسل کے ریاستی دولت فنڈ کے اثاثوں کا حجم (اپریل 2015ء)

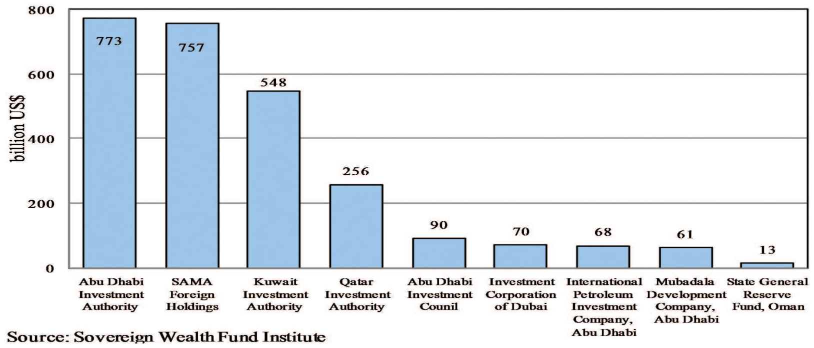

Source: Sovereign Wealth Fund Institute

14 سالانہ منصوبہ 15-2014ء میں حکومت نے ترسیلاتِ زر کا ہدف 16.7 ارب ڈالر طے کیا ہے جبکہ گذشتہ برس 15.8 ارب ڈالر کی ترسیلات آئی تھیں۔

15 خلیج تعاون کونسل کے ملکوں میں بہت سے پاکستانی تعمیرات سے متعلق سرگرمیوں سے منسلک ہیں مثلاً مزدور، مستری، بڑھئی وغیرہ (ماخذ: بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ)

16 خلیج تعاون کونسل کے اکثر ملکوں نے اگلے سال کے بجٹ کی تیاری میں تیل کے نرخوں پر ہونے والی تشویش کو کوئی اہمیت نہیں دی ہے۔ مثال کے طور پر سعودی حکومت نے بجٹ 2015ء کے لیے اخراجات میں 0.6 فیصد اضافہ کیا ہے۔ یہ 2011ء کے بعد پہلا خسارہ ہوگا جسے سعودی عربین مانیٹری ایجنسی کے خالص بیرونی اثاثوں کے استعمال سے بآسانی پورا کرلیا جائے گا۔ متحدہ عرب امارات کے سلسلے میں ایکسپو 2020ء سے اقتصادی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں: اس بات کی کوششیں جاری ہیں کہ دبئی کو ذرائع نقل وحمل اور سیاحت کا مرکز بنا دیا جائے، ان کوششوں میں انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں کے علاوہ ہوٹلوں، تفریح گاہوں، کنونشن سینٹروں میں نجی سرمایہ کاری سے مدد مل رہی ہے۔ جہاں تک قطر کا تعلق ہے، تو وہ 2022ء کے فٹبال ورلڈ کپ کی میزبانی کے لیے تیاریاں کررہا ہے جس کے لیے اس نے انفراسٹرکچر اخراجات نمایاں طور پر بڑھا دیے ہیں۔ وہاں 2014ء تا 2016ء کے دوران 'نان ہائڈروکاربن' سرگرمیوں کی بنا پر زبردست اقتصادی نمو متوقع ہے۔ ادھر سلطنت عمان نے 2015ء کے لیے بجٹ خسارہ برداشت کرتے ہوئے اپنے اخراجات بڑھانے کا اعلان کردیا ہے۔ دیگر خلیجی ریاستوں کی طرح عمان بھی 2011ء کی 'عرب بہار' تحریک کے بعد انفراسٹرکچر اور صنعتی منصوبوں پر بھاری اخراجات کررہا ہے اور اس نے تب سے اپنے سماجی شعبے پر اخراجات بھی بڑھا دیے ہیں۔ 2015ء کے دوران مسقط اور سلالہ میں بڑے ایئر پورٹوں کی منصوبہ بندی کے تحت توسیع ہوگی، جبکہ 12 ارب ڈالر نیشنل ریلوے پروجیکٹ کے لیے مختص ہیں۔

17 چائنا موبائل کمپنی نے پاکستان میں اپنی ذیلی کمپنی 'چائنا موبائل پاکستان' (سی ایم پاک–زونگ) میں 168 ملین ڈالر کا سرمایہ داخل کیا تاکہ اپنے صارفین کو تھری جی/فور جی ڈیٹا سروسز دینے کے لیے نیٹ ورک کی اپ گریڈیشن کی جائے۔

الاقوامی مالی اداروں سے زرِمبادلہ کی بلند آمد نے بنیادی کردار ادا کیا۔

براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری میں سرگرمی ٹیلی مواصلات سے قطع نظر ماند رہی۔ صرف بجلی کی پیداوار، گاڑیاں اور بینکاری وہ شعبے ہیں جو گذشتہ سال کے مقابلے میں ذرا زیادہ رقوم جمع کرنے کے قابل ہوئے۔ جہاں تک جزدانی سرمایہ کاری کا تعلق ہے تو حکومت بیشتر رقوم حاصل کر رہی ہے۔ اس نے بین الاقوامی منڈی میں نہ صرف صکوک جاری کیے بلکہ سرکاری ملکیت کے اداروں کی نجکاری بھی جاری ہے: حبیب بینک لمیٹڈ کے حصص کی فروخت عنقریب ہے، اور امکان ہے کہ حکومت م س 15ء کی دوسری ششماہی میں 450 ملین ڈالر زرِمبادلہ اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

حکومت دوسری سہ ماہی میں زرِمبادلہ کی قرض گیری بڑھانے میں بھی کامیاب رہی جس کی اہم وجہ اسلامی ترقیاتی بینک سے نسبتاً بلند ادائیگی ہے، تاہم اس ادائیگی کا ایک حصہ پی آئی اے اور دیگر غیر سرکاری اداروں کی جانب سے زرِمبادلہ قرضوں کی واپسی کی بنا پر زائل ہو گیا۔ سال کے بقیہ عرصہ میں بین الاقوامی مالی اداروں اور دوطرفہ ذرائع سے مزید 2.6 ارب ڈالر کی ادائیگی متوقع ہے۔[18]

5.3 تجارتی کھاتہ[19]

م س 15ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارہ 33.7 فیصد بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ کے دوران 8.5 فیصد کمی ہوئی تھی۔ بلند خسارے کا بنیاد سبب ملک کی درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہے جبکہ برآمدات 4.4 فیصد گر گئیں۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ سال کی دونوں سہ ماہیوں میں درآمدات کی نمو کی سال بسال شرح تقریباً 11.5 فیصد رہی: البتہ پہلی سہ ماہی کی درآمدات میں پیٹرولیم حاوی رہا جبکہ دوسری سہ ماہی میں غیر پیٹرولیم مصنوعات نے درآمدی بل کو بڑھایا۔ دوسری سہ ماہی میں دھات، مشینری اور پام آئل کی درآمد اتنی بڑھ گئی کہ پیٹرولیم کی کم قیمتوں کا اثر ہی زائل ہو گیا۔[20] جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے تو پہلی سہ ماہی میں 10.4 فیصد کمی آجانے کے بعد دوسری سہ ماہی میں یہ بحال ہو گئیں۔

برآمدات

رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں سال بسال 4.4 فیصد کمی آئی جبکہ گذشتہ سال 4.9 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 5.2**)۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، برآمدات سے آمدنی صرف پہلی سہ ماہی میں دیکھی گئی جب برآمد کنندگان عالمی نرخوں کی رفتار اور سمت کے حوالے سے متذبذب تھے، اور اسی لیے انہوں نے چاول، اور پیٹرولیم سے متعلق مصنوعات مثلاً نیفتھا کی برآمد کو روک لیا تھا۔ جب دوسری سہ ماہی

18 آئی ایم ایف نے تخمینہ لگایا ہے کہ م س 15ء کی تیسری سہ ماہی میں بین الاقوامی مالی اداروں اور دوطرفہ انتظامات سے 1.6 ارب ڈالر، اور چوتھی سہ ماہی میں 1.1 ارب ڈالر موصول ہو جائیں گے (ماخذ: کنٹری رپورٹ نمبر 14/357 برائے پاکستان [چوتھے اور پانچویں جائزے کے بعد])۔

19 یہ سیکشن پاکستان دفترِ شماریات کے فراہم کردہ کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے۔ ادائیگیوں کے ریکارڈ کے مقابلے میں اِن اعداد و شمار کے استعمال میں یہ بھی فائدہ ہے کہ تجزیے میں مدد ملتی ہے کیونکہ اِن میں مقداری اور اکائی مالیت کی معلومات بھی درج ہوتی ہیں۔ اس سیکشن کی معلومات ادائیگیوں کے ریکارڈ کے اُس ڈیٹا کے مطابق نہیں ہے جو سیکشن 5.1 میں استعمال کیا گیا ہے۔ دونوں ڈیٹا سیریز کے درمیان مزید فرق جاننے کے لیے براہِ مہربانی اعداد و شمار کے توضیحی نوٹس پر ضمیمہ ملاحظہ کیجیے۔

20 یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ادائیگیوں کے ریکارڈ کے ڈیٹا کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی ادائیگیوں میں اتنی کمی واقع ہو گئی کہ اس نے دیگر درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کے اثرات بھی زائل کر دیے۔

میں تیل کے نرخوں میں کمی مزید نمایاں ہو گئی تو ملکی ریفائنریوں کے لیے یہ ناممکن ہو گیا کہ اپنی مصنوعات عالمی منڈی میں فروخت کر سکیں۔ تاہم برآمدات میں اس کمی کا ازالہ چاول، سلے سلائے ملبوسات، نٹ ویئر، مصنوعی ٹیکسٹائل، اور سیمنٹ جیسی دیگر اشیا کی برآمد بڑھنے سے بخوبی ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں دوسری سہ ماہی کے دوران مجموعی برآمدات سال بسال 2.4 فیصد بڑھیں۔

شکل 5.3: م س 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں سال بسال تبدیلی

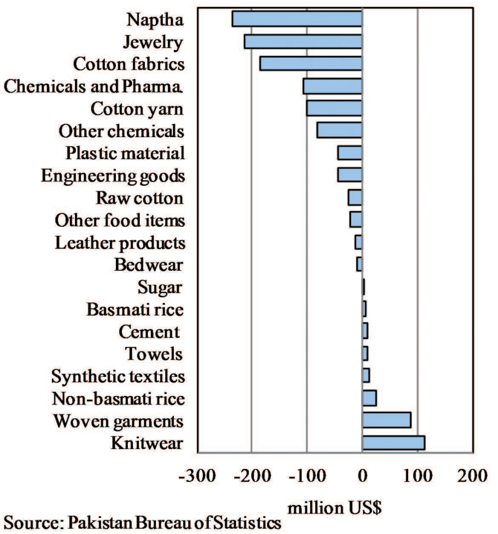

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیکسٹائل

م س 15ء کی پہلی ششماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی نسبت 0.4 فیصد کم ہو گئیں، اس کمی کا بنیادی سبب کم قدر اضافی کی حامل اشیا ہیں: نٹ ویئر، جالی دار کپڑوں اور تولیے کی برآمد میں اضافے کو مصنوعی کپڑے سوتی دھاگے اور کپڑے کی برآمد میں کمی نے زائل کر دیا۔ چین، بنگلہ دیش اور ترکی کو سوتی کپڑے کی برآمد خاص طور پر کم رہی کیونکہ ان ملکوں کو اپنے درآمد کنندگان سے سست طلب کا سامنا ہے۔[21] اس کے برعکس نٹ ویئر اور سلے سلائے ملبوسات جیسی قدرِ اضافی کی حامل اشیا کی برآمد کو یورپی یونین میں جی ایس پی پلس کی سہولت ملنے سے فائدہ ہوا۔[22] جہاں تک رسدی پہلو کا تعلق ہے تو برآمدات کو متاثر کرنے والے اہم مسائل کے حوالے سے کاروباری حضرات کو بجلی کی قلّت اور امن و امان کو لاحق خطرات کا شکوہ ہے۔ تاہم ہماری رائے میں یہ بات جزوی طور پر درست ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اگر پاکستان کی ٹیکسٹائل صنعت کو لاحق ساختی نوعیت کے مسائل حل نہ کیے تو یہ عالمی منڈی میں اپنی حیثیت کو مستحکم نہیں بنا سکے گی۔

چاول

م س 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران چاول کی برآمد میں 3.5 فیصد سال بسال نمو ہوئی۔ گذشتہ سال بھی 25.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس بہتری کا سبب گذشتہ چند برسوں میں افریقہ خصوصاً کینیا، موریتانیہ اور موزمبیق میں پاکستان کے غیر باسمتی چاولوں کی بڑھتی ہوئی طلب ہے۔ اس کے علاوہ

21 واضح رہے کہ م س 15ء میں پاکستان کو چین اور ترکی کی درآمدی منڈیوں میں اپنا حصہ بڑھانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر سوتی کپڑے (ایچ ایس کوڈ 5209) کے معاملے میں پاکستان کا جو حصہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 21 فیصد تھا وہ رواں مالی سال کے اسی عرصہ میں 26 فیصد ہو گیا۔ اسی طرح چین کی مارکیٹ میں اس کا حصہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 57 فیصد تھا جو رواں مالی سال کے اسی عرصہ میں 67 فیصد ہو گیا (ماخذ: انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر)۔ اس سلسلے میں بنگلہ دیش کا ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔

22 جولائی تا نومبر 2014ء کے دوران یورپی یونین میں مجموعی درآمدات گذشتہ برس کے اسی عرصہ کی نسبت درحقیقت صرف 0.2 فیصد بڑھیں، تاہم پاکستان سے یورپی یونین کو بھیجی گئی درآمدات میں اسی عرصہ کے دوران 21.9 فیصد کی عمدہ نمو دیکھی گئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپی منڈی میں پاکستان کے حق میں نمایاں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ پاکستان کی برآمدات کے حوالے سے بھی کچھ تبدیلیاں دیکھی گئی ہیں: پاکستان دفتر شماریات کے مطابق ہماری برآمدات میں یورپی منڈی کا جو حصہ جولائی تا نومبر م س 14ء 24.8 فیصد تھا وہ م س 15ء کے اسی عرصہ کے دوران بڑھ کر (تازہ ترین دستیاب معلومات کے مطابق) 28.8 فیصد ہو گیا۔

ملائیشیا بھی پاکستانی چاول درآمد کرنے والے پانچ بڑے ملکوں میں شامل ہو چکا ہے۔[23] پاکستان سے برآمد ہونے والے چاول میں (بلحاظ حجم) تقریباً 85 فیصد غیر باسمتی اقسام کے چاول ہوتے ہیں اور یہ تناسب بتدریج بڑھ رہا ہے (**شکل 5.4**)۔[24] چونکہ غیر باسمتی چاول باسمتی چاول کے مقابلے میں کم نرخ کے ہوتے ہیں اس لیے باسمتی چاول کی منڈیوں پر حاوی ہونے کی ضرورت ہے تاکہ زیادہ زرِ مبادلہ حاصل ہو۔

شکل 5.4: چاول کی مجموعی برآمدی مقدار میں باسمتی وغیر باسمتی کا حصہ

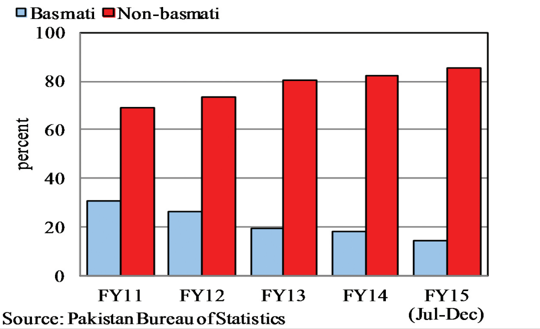

Source: Pakistan Bureau of Statistics

سیمنٹ

م س 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی سیمنٹ برآمدات کے بڑھنے میں بھارت، سری لنکا، جنوبی افریقہ، موزمبیق، کانگو اور چند دیگر افریقی ملکوں سے بلند طلب کارفرما رہی۔[25] بھارت میں سیمنٹ کی طلب بڑھنے کا ممکنہ سبب انفراسٹرکچر اور مکانات کی تعمیر پر سرکاری اخراجات میں ہونے والا اضافہ ہے۔ بھارت کے اکثر سیمنٹ ساز کارخانے چونکہ مشرق کی طرف ہیں اس لیے بھارت کے مغربی علاقوں کے لیے یہ زیادہ مؤثر بہ لاگت ہے کہ وہ اپنی تعمیراتی سرگرمیوں میں پاکستان کی سیمنٹ استعمال کریں۔ مستقبل میں بھی یہ طلب مستحکم رہنے کی توقع ہے کیونکہ بھارتی حکومت اپنے بارہویں پنج سالہ منصوبے (2012ء تا 2017ء) کے تحت 2017ء تک اپنے اخراجات مستحکم رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جنوبی افریقہ میں بھی صورتِ حال یہی ہے، یہاں بھی سڑکوں، ریلوے، توانائی، اور پانی کے انفراسٹرکچر میں حکومتی سرمایہ کاری سے سیمنٹ کی طلب بڑھ گئی ہے۔ افغانستان البتہ استثنا ہے۔ افغانستان میں جاری تمام تر تعمیرِ نو کے باوجود پاکستان گذشتہ سال کا درآمدی حجم برقرار نہیں رکھ سکا۔ افغانستان میں ایرانی سیمنٹ کا اثر و رسوخ مزید بڑھ گیا ہے، اور وہ پاکستانی سیمنٹ سے مقابلہ کر رہی ہے۔

درآمدات

م س 15ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 11.5 فیصد سال بسال مستحکم نمو ہوئی۔ زیادہ تر نمو غذا، مشینری، دھات اور دیگر کیمیکلز کی درآمد میں ہوئی جس نے پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی اخراجات میں ہونے والی کمی کا ازالہ کر دیا (**شکل 5.5**)۔ پیٹرولیم مصنوعات سے ہٹ کر اکثر درآمدات کے معاملے میں اکائی قیمتوں میں ہونے والی کمی کے اثرات کو اضافی درآمدی حجم نے بخوبی پورا کر دیا (**جدول 5.3**)۔

23 پاکستان دفتر شماریات کے تفصیلی اعداد و شمار برائے جولائی تا نومبر م س 15ء کے مطابق ملائیشیا پاکستان کے غیر باسمتی چاول کی برآمد کی پانچ سب سے بڑی منڈیوں میں شامل ہو گیا ہے۔
24 تاہم چاول کی مجموعی برآمدات میں غیر باسمتی اقسام مالیت کے اعتبار سے تقریباً 70 فیصد کی حصہ دار ہیں۔
25 پاکستان دفتر شماریات کے مطابق م س 15ء کی پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی برآمدی مقدار 4 فیصد بڑھ گئی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 5.9 فیصد گری تھی۔

جہاں تک غذائی درآمد کا تعلق ہے، جو گذشتہ سال کے مقابلے میں 763.2 ملین ڈالر بڑھی، تو 'دیگر غذائی اشیا' کی درآمد خاص طور پر مستحکم رہی۔ اس زمرے میں 489.3 ملین ڈالر کا اضافہ دیکھا گیا: تفصیلی (8 ہندسی) ڈیٹا سے معلوم ہوتا ہے کہ کم اروسک ایسڈ کے حامل سرسوں کے بیج، آلو، مٹر اور دیگر سبزیوں کی بھاری طلب کی بنا پر ہمارے غذائی درآمد کے اخراجات بڑھ گئے۔[26] اس زمرے کے علاوہ چائے اور پام آئل کی درآمد بھی مستحکم رہی کیونکہ ملکی اشیاسازوں نے گرتی ہوئی عالمی قیمتوں کا فائدہ اٹھایا۔[27] یہی معاملہ گندم کی درآمد میں ہوا خاص طور پر ستمبر اور اکتوبر کے مہینوں میں جب گندم کی عالمی قیمتیں 50 ماہ کی پست ترین سطح تک گرگئیں۔[28]

شکل 5.5: م س15ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں سال بسال تبدیلی

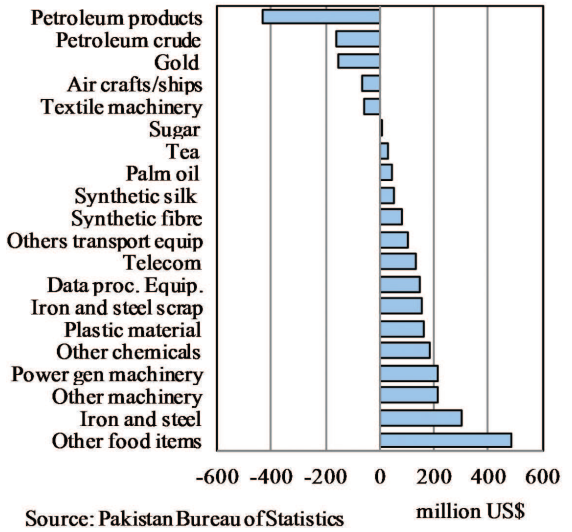

Source: Pakistan Bureau of Statistics

م س15ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی درآمد میں نمو بحال ہوگئی: سال بسال 50 فیصد نمو کے ساتھ فولاد کی درآمد (اسکریپ اور مصنوعات دونوں) جولائی تا دسمبر 2014ء کے دوران 1.4 ارب ڈالر کی تاریخی بلندی تک چلی گئی ہے۔ عالمی نرخوں (خصوصاً چین) میں کمی، اور ملک میں سرکاری منصوبوں میں اضافہ فولاد کی بلند درآمد کے اسباب ہیں۔[29] تاہم یہ بلند نمو مستقبل میں پست ہوسکتی ہے کیونکہ حکومت نے حال ہی میں فولاد کی بِلٹس، سلاخوں اور تار وغیرہ پر 15 فیصد ڈیوٹی عائد کردی ہے۔[30]

م س15ء میں مشینری کی درآمد 24.4 فیصد بڑھی جو گذشتہ برس اسی عرصے کے دوران معمولی سی گری تھی۔ حالیہ اضافہ زیادہ تر بجلی کی پیداواری مشینری جیسے انجن، ٹربائن، اور معاون (auxiliary) کارخانوں میں دیکھا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ توانائی کے ملکی شعبے میں کچھ سرمایہ کاری ہوئی ہے اور دیگر صنعتوں میں کیپٹو پاور کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ نیز، ایسی مشینری کی درآمد میں 27.7 فیصد اضافہ ہوا ہے جس کا کہیں اور

26 اب تک صرف نومبر تک کی تفصیلی معلومات دستیاب ہیں۔ جولائی تا دسمبر کا 8 ہندسی ڈیٹا اپریل 2015ء سے پہلے نہیں ملے گا۔

27 م س15ء کی پہلی ششماہی کے دوران چائے اور پام آئل کی درآمد میں بالترتیب 18.9 ہزار میٹرک ٹن اور 87.9 ہزار میٹرک ٹن اضافہ ہوگیا۔

28 گندم کی درآمد میں یہ اضافہ ملک میں کافی ذخیرے کے پیش نظر قطعی پر غیر ضروری تھا۔ درآمد کی روک تھام کے لیے حکومت نے گندم کی درآمد پر نومبر میں 20 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی۔ اس کے نتیجے میں نومبر اور دسمبر میں گندم کی درآمد تیزی سے گر کر صرف 57.6 ہزار میٹرک ٹن رہ گئی جبکہ اس سے پہلے کے دو مہینوں میں درآمدی مقدار 575.4 ہزار میٹرک ٹن تھی۔

29 اوسط دھاتی اشاریہ قیمت جولائی تا دسمبر 2013ء کے مقابلے میں جولائی تا دسمبر 2014ء کے دوران 10 فیصد گر گیا۔

30 واضح طور پر یہ ڈیوٹی فولاد کی ملکی بھٹیوں (melters) اور جہاز شکنوں کے حق میں ہے جن کا درآمدی اشیا سے براہِ راست مقابلہ ہے۔ تاہم اس سے فولاد کی ری رولنگ کی ملکی صنعت متاثر ہوسکتی ہے جو خردہ مصنوعات (تعمیرات وغیرہ کے لیے) بنانے کی غرض سے ان اشیا کو بطور خام مال استعمال کرتی ہے۔ ری رولنگ صنعت کے ساتھ ہماری بحث کے مطابق اس ڈیوٹی کے اثر سے درآمدات میں نمایاں کمی واقع نہیں ہوگی، جس کا سبب موجودہ معیار اور اشیا کے تفصیلی کوائف ہیں۔ اس صنعت کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اکثر درآمدی اشیا ملکی ساختہ مصنوعات کے مقابلے میں سستی ہوتی ہیں حتیٰ کہ ڈیوٹی کے نفاذ کے بعد بھی۔

جدول 5.3: جولائی تا دسمبر مالی سال 15ء کے دوران درآمدات (قدر میں سال بسال تبدیلی کی الگ الگ تفصیل)							
ملین امریکی ڈالر							
اشیا	مقداری اثر	قیمت کا اثر	مجموعی تبدیلی	اشیا	مقداری اثر	قیمت کا اثر	مجموعی تبدیلی
پیٹرولیم مصنوعات	-140.4	-287.8	-428.1	ربڑ ٹائر	42.1	-8.8	33.3
مصنوعی دھاگہ	194.9	-143.4	51.4	سویابین آئل	7.5	-2.9	4.6
گندم	145.6	-69.9	75.8	شکر	1.7	-0.6	1.1
خام پیٹرولیم	-93.6	-68.1	-161.7	پٹ سن	-2.5	0.5	-2
دالیں	108.5	-55.7	52.8	مسالے	12.3	0.9	13.3
پرانے کپڑے	0	-28	-28	سونا	-152.8	2.6	-150.2
پام آئل	71.4	-25.1	46.3	خام کپاس	-61.1	3.9	-57.3
مصنوعی ریشہ	103.6	-18.1	85.5	کاغذ	57.5	5.6	63
خشک میوہ جات	23.6	-17.8	5.9	پلاسٹک کا مواد	144.7	14.8	159.5
چائے	42.8	-14.2	28.6	کیڑے مار ادویات	5.7	15.9	21.7
لوہا اور فولاد	319	-13.2	305.7	دودھ	16.4	29.1	45.5
خام ربڑ	8.8	-11.5	-2.7	کھاد	-12.3	79.7	67.4
فولاد کا اسکریپ	164.4	-9.2	155.2	ادویات	18.8	120.5	139.3
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات							

اندراج نہیں ہے (دیگر مشینری)۔[31]

دسمبر 2014ء کے بعد کے تجارتی اعداد و شمار حوصلہ افزا نہیں ہیں۔ م س 15ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کچھ بحالی دکھانے کے بعد جنوری اور فروری میں برآمدات پھر گرگئی ہیں۔ دوسری جانب درآمدات بھی جنوری اور فروری 2015ء میں بالترتیب 26 فیصد اور 7 فیصد سال بسال کم ہوگئی ہیں۔ یہ متوقع بھی تھا کیونکہ تیل کے عالمی نرخ ہماری درآمدی اکائی مالیت پر تقریباً تین ماہ کی تاخیر سے اثر ڈالتے ہیں۔[32] مجموعی تجارتی خسارہ 14.6 ارب ڈالر تک جا پہنچا ہے جو گذشتہ سال کے اسی عرصہ کی نسبت 15.9 فیصد زائد ہے۔

31 تفصیلی ڈیٹا کے مطابق (ایچ ایس 8 کوڈ) جو کہ صرف نومبر 2014ء تک دستیاب ہے، یہ اضافہ پلانٹ، پمپ کے پرزوں، اسٹیم ٹربائن اور انٹیک (intake) ایئر فلٹرز جیسی اشیا میں ظاہر ہوا۔

32 پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی آرڈر موجودہ نرخوں پر تقریباً تین ماہ پیشگی لکھوا دیے جاتے ہیں۔ چنانچہ اکتوبر اور نومبر 2014ء میں تیل کے نرخوں میں ہونے والی کمی بالترتیب جنوری اور فروری 2015ء کی ہماری درآمدی اکائی مالیتوں میں منعکس ہوئی ہے۔